طریقہ تو یہ ہے کہ آپ جن اصولوں کو انسانی فلاح کا ضامن سمجھتے ہیں۔ ان کو زبان یا قلم سے دلائل کی بدولت دل و دماغ میں بٹھانے کی کوشش کریں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے ان اصولوں کے لیے اپنی زندگیاں وقف کیں ان کی شخصیت کے مختلف گوشوں کو اجاگر کیا جائے تاکہ قارئین اس آئینے میں اپنی ذات کا جائزہ لینے کی کوشش کریں اور اپنے اخلاق و کردار کو بہتر سانچے میں ڈھالنے کی سعی کریں۔

"چاند اور تارے" اہل عزم و ہمت کا ایسا تذکرہ ہے کہ جس کو پڑھ کر انسانیت اور اسلامی تعلیمات پر ہمارا اعتماد پختہ ہوتا ہے۔ اس تذکرے میں حافظ محمد ادریس کی تیس نگارشات شامل ہیں جن کے ذریعے انھوں نے تحریک اسلامی کے کچھ رہنماؤں اور بعض نمایاں کارکنوں کے اوصاف پر روشنی ڈالی ہے۔ مصنف نے جن شخصیات کو موضوع بنایا ہے وہ کسی نہ کسی اعتبار سے اپنے معاصرین میں ممتاز اور دوسروں کے لیے لائق تقلید ہیں۔ ان کی نمایاں ترین خوبی مقصد حیات کے ساتھ والہانہ عشق تھا جب ہم تحریک کے سلسلے میں ان کی حکایت مہر و وفا اور خدمت خلق کے سلسلے میں ان کی گراں قدر مساعی کا حال پڑھتے ہیں تو دل و دماغ پر ایک عجیب اثر ہوتا ہے' اس کتاب کی ہر تحریر ہمیں زندگی کی مقصدیت اور بے پناہ عزم و حوصلہ سے ہم کنار کرتی ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب اعلیٰ مقاصد حیات کے لیے سرگرم عمل لوگوں کے لیے چشمہ قوت کی حیثیت رکھتی ہے۔ موزوں واقعات کے چناؤ اور ان کی ترتیب اور طرز بیان کی عمدگی نے "چاند اور تارے" کی افادیت اور تاثیر میں بے حد اضافہ کر دیا ہے۔ تحریکی ادب میں اس کتاب کو ایک مفید اضافہ تصور کیا جا سکتا ہے۔ (ر-ب-ش)

تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ پر تبصرہ' سید ابوالاعلیٰ مودودی۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی' منصورہ لاہور۔ صفحات: ۱۷۶۔ قیمت: درج نہیں۔

۱۹۵۳ میں جب اسلامی دستور کے لیے ملک گیر مہم چل رہی تھی' پنجاب میں قادیانیوں کے خلاف ایک تحریک اٹھ کھڑی ہوئی۔ جب اس نے شدت اختیار کر لی تو ۶ مارچ ۱۹۵۳ کو مارشل لا لگا کر کثیر تعداد میں لوگوں کو جیل میں ڈال دیا گیا۔ مولانا مودودی' ان کے بہت سے قریبی رفقا اور مرکز جماعت سے وابستہ افراد بھی گرفتار کر لیے گئے۔ مولانا کو "قادیانی مسئلہ" لکھنے کی پاداش میں سزائے موت سنائی گئی۔ حکومت پنجاب نے جسٹس محمد منیر اور جسٹس ایم آر کیانی پر مشتمل ایک تحقیقاتی عدالت قائم کی جس نے جولائی ۱۹۵۳ سے فروری ۱۹۵۴ تک اپنی تحقیقات کے نتائج' ۳۸۷ صفحات پر مشتمل انگریزی زبان میں ایک رپورٹ کی صورت میں پیش کیے۔

زیر نظر کتاب پہلی بار مذکورہ رپورٹ پر بطور تبصرہ شائع ہوئی تھی' جس پر بطور مولفین نعیم